ایک سے زائد مرتبہ نمازِ جنازہ پڑھنا

مجیب: محمد سجاد عطاری مدنی زید مجدہ

فتوی نمبر: Web:07

تاریخ اجراء: 09 ربیع الثانی 1442ھ/25 نومبر 2020ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک شخص کا انتقال ہوا، اس کی نماز جنازہ ایک مرتبہ شہر میں ادا کی گئی اور دوسری مرتبہ جب میت گاؤں لے کر گئے وہاں ادا کی گئی۔ پہلی مرتبہ میں ایک بیٹا شریک ہوا اور دوسری مرتبہ میں دوسرا بیٹا شریک ہوا، اب معلوم یہ کرنا ہے کہ اگر ولیِ میت نے ایک بار نماز جنازہ ادا کر لی ہو تو دوسری بار دوسرا ولی یا کوئی اور شخص نماز جنازہ پڑھ سکتا ہے یا نہیں شرعی اعتبار سے رہنمائی فرمائیں؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

میت کا ایک ولی جب نماز جنازہ ادا کر لے تو اس کے بعد کسی دوسرے ولی یا شخص کو دوبارہ نماز جنازہ ادا کرنا جائز نہیں کیونکہ فقہائے احناف کے نزدیک نماز جنازہ کی تکرار مطلقاناجائز ہے سوائے ایک صورت کے، وہ یہ کہ جب کوئی ایسا شخص جسے جنازہ پڑھانے کا حق حاصل نہیں ولی کی اجازت کے بغیر نماز جنازہ پڑھا دے اور کسی ولی نے نماز جنازہ ادا نہ کی ہو تو میت کا ولی دوبارہ نماز ادا کر سکتا ہے کیونکہ یہ اس کا حق ہے اور دوسرے جنازے میں فقط وہی افراد شریک ہوں گے جو پہلے جنازے میں شریک نہ تھے لہذا صورت مسئولہ میں میت کے ایک بیٹے نے جب نماز جنازہ ادا کر لی تھی تو دوسرے بیٹے کا گاؤں جا کر وہاں دوبارہ نماز جنازہ پڑھنا یا پڑھوانا، ناجائز تھا۔

البحر الرائق، درمختار، الاختیار وغیرہ میں ہے واللفظ للھدایہ: ”ان صلی غیرالولی والسلطان

اعادالولی ان شاء لان الحق للاولیاء وان صلی الولی لم یجز لاحدٍان یصلی بعدہ لان الفرض یتادی بالاول والتنفل بہا غیر مشروع ولہذا رأینا الناس ترکوامن اٰخرھم الصلٰوۃ علی قبرالنبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وھوالیوم کماوضع "یعنی اگر ولی وحاکم اسلام کے سوا اور لوگ نمازِ جنازہ پڑھ لیں تو ولی کو اعادہ کا اختیار ہے کیونکہ حق، اولیاء کا ہے اور اگر ولی پڑھ چکا تو اب کسی کو جائز نہیں کہ وہ اس کے بعد نماز جنازہ ادا کرے کیونکہ فرض تو پہلی نماز سے ادا ہو چکا اور یہ نماز بطور نفل پڑھنی مشروع نہیں ولہذا ہم دیکھتے ہیں کہ تمام جہان کے مسلمانوں نے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے مزار اقدس پر نماز چھوڑ دی حالانکہ حضور آج بھی ویسے ہی ہیں جیسے جس دن قبر مبارک میں رکھے گئے تھے۔"

(البنایہ فی شرح الھدایہ، فصل فی الصّلٰوۃ علی المیت، جلد3، صفحہ478، مطبوعہ ملتان)

فتاوی ہندیہ میں ہے:"لو صلی علیہ الولی وللمیت أولیاء أخر بمنزلتہ لیس لہم أن یعیدوا، کذافی الجوہرۃ النیرۃ"یعنی
اگر میت پر ایک ولی نے نماز پڑھ لی اور میت کے اسی درجہ کے کئی اور اولیا بھی ہوں تو ان کے لئے نماز جنازہ کا اعادہ جائز نہیں، ایسا ہی جوہرہ نیرہ میں

ہے۔" (فتاوی ہندیہ، کتاب الصلوۃ، الفصل الخامس فی الصلوۃ علی المیت، جلد1، صفحہ164، کوئٹہ)

سیدی اعلی حضرت امام احمد رضاخان علیہ الرحمۃ فتاوی رضویہ شریف میں فرماتے ہیں:"مذہب مہذّب حنفی میں جبکہ ولی نماز پڑھ چکا یا اس کے اذن سے ایک بار نماز ہو چکی (اگرچہ یونہی کہ دوسرے نے شروع کی، ولی شریک ہوگیا) تو اب دوسروں کو مطلقاً جائز نہیں، نہ ان کو جو پڑھ چکے نہ اُن کو جو باقی رہے۔ائمۂ حنفیہ کا اس پر اجماع ہے، جو اس کا خلاف کرے مذہبِ حنفی کا مخالف ہے۔تمام کُتبِ مذہب متون وشروح وفتاوی اس کی تصریحات سے گونج رہی ہیں۔اس مسئلہ کی پوری تحقیق وتنقیح فقیر کے رسالہ النھی الحاجز عن تکرار صلٰوۃ الجنائز میں بفضلہ بروجہ اتم ہو چکی ہے۔ (فتاوی رضویہ، جلد9، صفحہ318، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

بہار شریعت میں ہے:"ولی کے سوا کسی ایسے نے نماز پڑھائی جو ولی پر مقدم نہ ہو اور ولی نے اُسے اجازت

بھی نہ دی تھی تو اگر ولی نماز میں شریک نہ ہوا تو نماز کا اعادہ کر سکتا ہے اور اگر مردہ دفن ہو گیا ہے تو قبر پر نماز پڑھ سکتا ہے اور اگر وہ ولی پر مقدم ہے جیسے بادشاہ و قاضی و امام محلہ کہ ولی سے افضل ہو تو اب ولی نماز کا اعادہ نہیں کر سکتا اور اگر ایک ولی نے نماز پڑھا دی تو دوسرے اولیاء اعادہ نہیں کر سکتے اور ہر صورت اعادہ میں جو شخص پہلی نماز میں شریک نہ تھا وہ ولی کے ساتھ پڑھ سکتا ہے اور جو شخص شریک تھا وہ ولی کے ساتھ نہیں پڑھ سکتا ہے کہ جنازہ کی دو مرتبہ نماز ناجائز ہے سوا اس صورت کے کہ غیر ولی نے بغیر اذن ولی پڑھائی ۔"(بہارشریعت، حصہ4، صفحہ838، مکتبۃ المدینہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftAhlesunnat
Dar-ul-Ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net